السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک روایت جوکہ لوگوں کی زبانوں پر عام ہے اس کی حقیقت درکار ہے، روایت کچھ یوں ہے :

یہودی سیدنا زکریا علیہ السلام کے پیچھے لگ گئے، انہوں نے ایک درخت دیکھا اور اس سے مدد مانگی، درخت کھل گیا اور زکریا علیہ السلام کو اپنے اندر جگہ دیدی، اللہ کو یہ بات پسند نہیں آئی کہ زکریا علیہ السلام نے درخت سے مدد مانگی، کافروں کو سیدنا زکریا علیہ السلام کی چادر نظر آ گئی، کافروں نے وہ درخت بیچ سے کاٹ دیا۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

پہلی بات تو یہ ہے کہ اس روایت میں زکریا علیہ السلام کے مدد مانگنے کا کوئی تذکرہ نہیں ہے، دوسری بات یہ ہے کہ امام ابن کثیر نے اس روایت کو منکر قرار دیا ہے۔ امام ابن کثیر نے اپنی کتاب قصص الانبیاء میں یہ روایت کچھ ان الفاظ سے نقل کی ہے۔

ہرب من قومہ فدخل شجرة فجاء وافوضعوا المنشار علیہما فلما وصل إلی أضلاعہ أنَ فأوحی اللہ إلیہ : لئن لم یسکن أنینک لأقلبن الأرض ومن علیہا، فسکن أنینہ حتی قطع باثنتین، (قصص الانبیاء : 2/358)

وہ اپنی قوم سے بھاگے اور ایک درخت میں داخل ہوگئے، انہوں نے اس درخت پر آرا چلا دیا، جب وہ آرا ان کی پسلیوں تک پہنچا تو انہوں نے سسکیاں لے کر رونا شروع کر دیا۔ اللہ تعالی نے ان کی طرف وحی کرتے ہوئے فرمایا : اگر آپ کی سسکیاں نہ رکیں تو میں زمین اور اس پر موجود ہر چیز کو الٹ کر رکھ دوں گا۔ تو ان کی سسکیاں رک گئیں حتی کہ وہ دو ٹکڑے ہوگئے۔

اب دیکھیں اس روایت میں کہیں بھی درخت سے مدد مانگنے کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔

امام ابن کثیر یہ روایت بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ :

ہذا سیاق غریب جداً وحدیث عجیب ورفعہ منکر وفیہ ما ینکر علی کل حال

یہ ایک بہت ہی عجیب سیاق اور حدیث ہے، اس کا مرفوع ہونا منکر محسوس ہو رہا ہے اور اس میں ایسی چیز ہے جس کا ہر حال میں انکار کیا جائے گا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتوی کمیٹی

محدث فتوی